عامہ مسلمانوں کی بہتری کی صلاح شوال ۱۳۲۱ھ فرقہ حقہ شیعہ کی حمایت و ترقی

اصلاح

زیر تہذیب
احقر علی حیدر عفی عنہ

نمبر ۱۱	ماہ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۸ھ	جلد ۳۲

فہرست مضامین

مقام اشاعت: مطبع اصلاح کھجوا ضلع سارن
کتبہ اکبر حسین جونپوری
چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ ۲/

چند ضروری باتیں | الحمد للہ کہ رسالہ اصلاح ماہ ذیقعدہ کا بھی شایع ہو گیا خدا کرے ذی الحجہ کا بھی محرم سے پہلے ناظرین تک پہونچ جائے (۲) پوری کوشش ہو رہی ہے کہ اسکا بھی دو نمبر قبل محرم شایع ہو جائے۔ ناظرین گھبرائیں نہیں (۳) گزشتہ نمبر میں التماس کیگئی تھی کہ جن حضرات کا چندہ اصلاح سنہ ۴۸ھ یا سنہ ۴۹ھ کا ابتک نہیں آیا وہ جلد بذریعہ منی آرڈر مرحمت فرمائیں مگر افسوس اسطرف بالکل توجہ نہیں ہوئی۔ ابھی پانچ چھ سو حضرات کے یہاں اس سال کا چندہ باقی ہے۔ سب کے یہاں دفتر سے ویلو جانا بہت دشوار اور آپ حضرات کو خود منی آرڈر روانہ کر دینا بہت آسان ہے۔ محرم سے قبل ایک ہزار روپیہ کا عدد منگانا ضروری ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مشین پریس آکر بیکار نہ پڑا رہے تو اپنا چندہ اس سال سنہ ۴۹ھ تک کا بذریعہ واپسی منی آرڈر سے روانہ فرما کر شکر گزار کریں۔ مشین پریس کا روپیہ لندن پہونچ گیا ہوگا اور مشین غالباً وہاں سے چل چکی ہوگی۔ اسوجہ سے آپ حضرات کو بھی وقت کی نزاکت کا اندازہ کرنا چاہیئے (۴) جن حضرات کا چندہ سنہ ۴۹ھ تک کا آچکا ہے وہ براہ عنایت دو جدید خریداروں سے چندہ اصلاح سنہ ۴۹ھ کا وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں کہ مشین پریس آنے پر رسالہ اصلاح کم از کم پانچہزار کی تعداد میں تو شایع ہو۔ اگر محرم سے پہلے ایک ہزار جدید خریداروں کا چندہ بھی آگیا تو ہم محرم سے اصلاح کا حجم ۸۰ صفحہ کر دیں گے۔ اس سے زیادہ کیا چاہیئے۔

اخبار الحق | ۲۶ اپریل سنہ ۳۰ء نے کچھوا یونین بورڈ کے بارے میں لکھا ہے "چیرمین اسوقت قیصر جرمنی کی شان سے تشخیص ٹیکس اور دیگر فرائض ادا فرما رہے ہیں۔ پبلک ان کے طریقۂ کار سے بیحد بیزار ہے" جو غلط ہے۔ چیرمین تین ماہ سے یہاں موجود نہیں ہیں اور ٹیکس کا تشخیص کرنا صرف چیرمین کا کام نہیں جمعبندی تشخیص ہو کر ممبران کی دستخط سے مکمل ہو چکی اور اس روز تک بھی صرف پندرہ بیس شخصوں نے ٹیکس کی درخواست کی جس کو بورڈ نے درست کر دیا۔ مناسب ہے کہ اخبار مذکور صحیح خبریں شایع کیا کرے۔ ورنہ پبلک بہت غلط فہمی میں مبتلا ہوتی رہیگی۔

راقم۔ سید علی احمد وائس چیرمین کچھوا یونین بورڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالۂ اصلاح

نمبر ۱۱	ماہ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳۴۸ ہجری	جلد ۳۳

الحمد للہ

کہ اصلاح مشین پریس کا سامان تقریباً ہو گیا۔ چونکہ لندن کی کمپنی نے مال روانہ کرنے کے قبل کچھ رقم بطور بیعانہ پیشگی طلب کی تھی اسلئے ہم نے جناب حاجی صاحب زاد معاخرہ سے خواہش کی کہ ۶۰۰ روپیہ فوراً لندن روانہ فرما دیں۔ ممدوح اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں "مکرمی سلام علیکم۔ آپ کے حکم کے مطابق مبلغ چھ سو روپیہ کا ڈرافٹ لندن بھیجدیا گیا۔" اس کے ساتھ امپیریل بنک کی رسید بھی بھیجدی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ۱۰ اپریل سنہ ۳۰ء کو اجمیر سے یہ رقم لندن روانہ ہو گئی۔ بقیہ رقم جہاز سے مشینوں کو اُتارتے وقت دینی ہو گی۔ اب انشاء اللہ آخر مئی یا شروع جون میں کلکتہ جانا ہو گا تاکہ جہاز سے مشین پریس اُتروا کر اپنے سامنے ریل سے روانہ کیا جائے مگر اصلاح کے ایک بڑے سرپرست نے ایک معتدبہ رقم بھیجکر اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کیا تھا۔ ہم نے کتاب تراشنے کی ایک مشین بھی طلب کر لی ہے کہ جو چیزیں مشین پر چھپیں وہ کٹنگ مشین پر ترشوانے کے بعد خریداروں کے پاس بھیجی جائیں۔ مومنین دعا فرمائیں کہ دونوں مشینیں بہت عمدہ آئیں اور آسانی سے چل سکیں۔ البتہ ابھی مشین کی رقم میں بہت کمی ہے۔ پس جن حضرات نے ابتک [illegible] جلد اپنی رقم جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ آ۔ خیر [illegible]

شہر اجمیر کے نام روانہ فرما کر شکر گزار کریں کہ مشین پریس کیلئے سردست کم از کم پانچ روپیہ کے بڑے پتھر منگانا بھی ضروری ہے۔ اس پر دستی پریس کے چھوٹے پتھر بیکار ہونگے اور جب تک بڑے پتھر کافی تعداد میں نہیں ہونگے مشین پریس بیکار پڑا رہیگا ہمدردان اصلاح! اب وقت بہت کم رہ گیا ہے اصلاح مشین پریس کو مکمل کرنے کے لئے آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہوں اسطرف جلد متوجہ ہو جائیں تاکہ محرم ۱۳۴۹ھ کا رسالہ اصلاح مشین پریس ہی پر چھپکر شائع ہو۔ ۳۰ رنومبر ۱۹۲۹ء تک اس فنڈ میں جو کچھ رقم بمقام اجمیر جمع ہوئی اسکی رسید اصلاح ۵ میں شائع ہو چکی ہے جو ۲۰۱ روپیہ ہے۔ یکم دسمبر سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۰ء تک جناب حاجی صاحب کے پاس حسب ذیل رقمیں پہونچیں (۱) جناب سید مصطفےٰ صاحب رئیس نگینہ لعہ (۲) جناب سید ظفر حسن صاحب تالیق بلرام پور عہ (۳) جناب محمد سبط حسن صاحب قریشی بمبئی چندہ دو خریدار سے (۴) جناب آر۔ کیو۔ محمد تقی شاہ صاحب انسپکٹر پولیس صوبہ بہار عہ (۵) بذریعہ جناب حافظ سید امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ ماعہ (۶) جناب حاجی مرزا ناصر علی بیگ صاحب حیدرآباد عہ (۷) جناب مولوی سید حامد حسین صاحب ہڈمولوی گونڈا عہ (۸) جناب مرزا اصغر حسن صاحب آگرہ عہ (۹) جناب چودہری فیروز الدین صاحب ہوشیارپور عہ جملہ ۱۵۰ ۲۲۴ ۱۱

التماس دعا جناب حاجی صاحب ممدوح کے اخ معظم اور رسالہ اصلاح کے بہت قدیم قدردان کرمی جناب حاجی سید رضی الدین صاحب رئیس دیوگام سخت علیل ہیں مومنین دعا فرمائیں کہ خدا اجلد صحت عطا فرمائے (۲) ہمدرد اصلاح جناب مرزا ضرغام حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر جاکھل کی زوجہ محترمہ ۳ ماہ سے سخت علیل ہیں مومنین دعا فرمائیں کہ خدا اجلد صحت عطا فرمائے۔

اخبار غم افسوس صد افسوس کہ (۱) جناب مولانا سید کلب عسکری صاحب قبلہ مرحوم نے ماہ رمضان میں انتقال فرمایا جناب مرحوم بڑے مقدس اور ہر دلعزیز عالم دین تھے اور مجالس ناپنارہ کو بڑے اہتمام سے انجام فرماتے تھے (۲) اسی ماہ رمضان میں ضلع فیض آباد کے مشہور اور ہر دلعزیز رئیس عالیجناب راجہ سید محمد مہدی صاحب تعلقہ دار

پیر کھیڑ دام اقبالہ کی والدہ معظمہ نے انتقال کر کے جناب راجہ صاحب ممدوح کو اپنا صدمہ مفارقت میں مبتلا کیا۔ ابھی جناب موصوف کے والد مرحوم کا صدمہ تازہ تھا کہ والدہ مرحومہ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ خدا جناب مرحومہ کے درجات عالی کرے اور جناب راجہ صاحب ممدوح کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (۳) جناب مولوی غلام حسین صاحب ہیڈ مولوی مشن ہائی اسکول نصیر آباد کے والد ماجد جناب قادر علی صاحب مرحوم نے انتقال فرما کر جناب ممدوح کو غم مفارقت میں مبتلا کیا خدا مرحوم کی مغفرت اور درجات عالی کرے اور مولوی صاحب ممدوح کو صبر دے (۴) رسالہ اصلاح کے قدیم ہمدرد اور بڑے قدر دان جناب سید شاہ محمد شاہ صاحب سبزواری لیمپ انسپکٹر کراچی نے بھی ۳ رجب [illegible] کو انتقال کیا خدا مرحوم کے درجات عالی کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تبدیل پتہ | جناب شمس العلماء مولانا سید علی حائری صاحب قبلہ دام برکاتہم نے شہر سے باہر گر متصل ایک پُر فضا مقام میں اپنی ضروریات کے لحاظ سے وسیع بنگلہ تیار کرایا ہے لہذا اب خط و کتابت اس پتہ سے کیجائے۔ سادات گنج۔ کرشن پورہ لاہور

جلسہ نوروز | ۲۱-۲۲ مارچ سنہ ۳۸ء کو بمقام رئیس الشیعہ سید محمد راجن صاحب علیہ الرحمہ
تحصیل لیہ ضلع مظفر گڈھ میں جلسہ نوروزی بڑی دھوم سے ہوا ہے۔
راقم اللہ بخش خاں بستی غلام حیدر خاں

بہار گورنمنٹ اور قانون اوقاف | سُننے میں آیا ہے کہ گورنمنٹ بہار ایک جدید قانون بنا کر اوقاف صوبہ کے لئے ایک بورڈ قائم کرنا چاہتی ہے جس کا کل خرچ اوقاف سے لیا جائیگا اور وہ خلاف مقاصد و اغراض وقف ہونے سے یقیناً ناجائز ہوگا۔ پس گورنمنٹ مسلمانوں کے مذہب کو مٹانے کی کوشش نہ کرے۔ سب سے بہتر صورت حفاظت اوقاف کی یہ ہے کہ ہر وقف کیلئے اس کے ہم مذہب پانچ ممتاز حضرات کی کمیٹی بنائے اور متولی کو حکم دیا جائے کہ اپنے وقف کا کل کام اُس کمیٹی کے مشورہ سے کرے۔ یہ انتظام کسی طرح مقاصد و اغراض وقف کے خلاف نہیں ہے۔

ایک سُنّی ماسٹر کا شیعہ ہو جانا

مکرمی تسلیم ۔ جب میں مظفر پور کالج میں تعلیم پاتا تھا مجھکو اسکی تلاش ہوئی کہ آجکل جو مسلمانوں میں تہتر فرقے ہیں انمیں ان الدین عند اللہ الاسلام کا پورا مصداق اور صحیح راستہ پر کون ہے ۔ میری جستجو برابر جاری رہی تا اینکہ مجھکو یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں جتنے فرقے ہیں انمیں صرف شیعہ ہی مذہب صحیح راستہ پر ہے اور باقی سب صورت نامسلمان ہیں ۔ اسی اثنا میں جناب مولانا سید اعجاز حسین صاحب جعفری سے جو صوبہ بہار کے ایک مایہ ناز مقرر ہیں ملاقات ہوئی تحقیق کا بہت سا مواد ممدوح کے ذریعہ سے بہم پہونچا ۔ اور ایک حق بین اور معرفت آگین شخص کیطرح زیادہ تر بخاری پر جرح اور تعدیل کیگئی ۔ اسکے بعد مجھے تجربات روز روشن کیطرح ظاہر ہوگئی ہے کہ مذہب اہلسنت کی بنا بغض اہلبیت علیہم السلام پر ہے اور انکا ظاہر نام سنی ہے مگر درحقیقت ...... ہیں ۔ اس کامل تحقیق کے بعد میں نے مذہب اہلسنت کو طلاق دیا اور مذہب حقہ اثنا عشریہ کو بطیب خاطر اختیار کیا ۔ میرے تبدیل مذہب پر دنیائے تسنن میں عموماً اور دفتر النجم میں خصوصاً جو ہلچل مچی وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے ۔ اور میرا ذکر اکثر النجم کے کالموں میں ہوا کرتا ہے ۔ اسکے بعد میں حسن پورہ اسکول میں ٹیچر ہو کر چلا گیا وہاں ۵ ار فروری ۱۹۲۷ء کو اڈیٹر النجم صاحب موضع جلالپور میں جو مضافات حسن پورہ میں واقع ہے تشریف لائے اڈیٹر النجم صاحب جیسے ہی گاڑی سے اُترے ایک صاحب نے ان سے مجھکو ملایا ۔ اور نہایت حسرت کے ساتھ میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ خاندانی سُنی ہیں ۔ مگر شیعہ ہوگئے ہیں ۔ اسپر اڈیٹر صاحب نے تحریف قرآن کے متعلق چند سوال کئے اور کہا کہ معاذ اللہ شیعہ قرآن کو محرف جانتے ہیں ۔ میں نے اس کا جواب دیا کہ شیعہ ہرگز تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں ۔ ترتیب کے متعلق البتہ کہتے ہیں کہ جس طرح نازل ہوا تھا ویسی ترتیب اکی نہیں ہے ۔ اس کے بعد اڈیٹر صاحب نے دوسرا سوال چھیڑا اور کہا کہ شیعوں کے اعتقاد کی رو سے رسول اللہ صلعم نے نبوت

کی تکمیل نہیں کی۔ بندہ نے کہا شیعہ ہی تو تکمیل نبوت کے قائل ہیں انکے اعتقاد کی رو سے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ کو بمقام غدیر خم اپنا خلیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جیسا کہ انبیاء ماسلف نے اپنے اپنے اوصیا کو مقرر فرمایا جس کے ثبوت سے کتب معتبرہ اہلسنت مملو ہیں اہلسنت البتہ تکمیل نبوت کے قائل نہیں ہیں انکی رو سے رسول اللہ صلعم نے معاذ اللہ کسی کو اپنا وصی مقرر نہیں فرمایا۔ تب اڈیٹر صاحب نے مغالطہ دینے کیلئے جلدی سے کہا کہ واہ حضرت ابوبکرؓ کو جو رسول اللہ نے اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ میں نے کہا کہ اگر ایسا ہی تھا تو پھر سقیفہ بنی سعدہ میں جانے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی؟ نماز کا وقت ہو گیا تھا اسلئے وہ نماز پڑھنے چلے گئے۔ اس کے بعد وعظ شروع ہوا جسمیں میں بھی شریک تھا۔

اڈیٹر النجم نے بخاری کی اس بے بنا حدیث پر وعظ کہنا شروع کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا" اس پر دو گھنٹے تک چیخنے چلانے کے بعد حضرت عمر کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر کے سینہ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں متعدد دروازے لگے ہوئے ہیں۔ کسی پر ذوالقرنین سے ایسا فاتح بیٹھا ہوا ہے تو کسی پر ابو حنیفہ کے ایسا فقیہ اور کسی پر نوشیروان کے ایسا عادل تو کسی پر حاتم کے ایسا سخی۔ اس ہال پر اتنا زور دیا کہ میں سمجھا کسی گول گھر یا تھیٹر ہال کا ذکر کر رہے ہیں بعد ختم وعظ اڈیٹر صاحب مجھکو پانچ چھ آدمیوں کے ساتھ ایک مسجد میں بلا کر لے گئے اور پوچھا کہ آپ تحقیق سے شیعہ ہوئے ہیں یا یونہی شیعہ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں تحقیق سے شیعہ ہوا ہوں اس پر انھوں نے کہا کہ ابھی آپ نے تحقیق نہیں کی ہے اور تحقیق کیجئے میں نے کہا کہ میری تحقیق ختم ہو چکی اور اب میں اپنے کو راہ مستقیم پر پاتا ہوں۔

میں نے کہا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ اڈیٹر صاحب نے کہا کہ ہاں ہاں شوق سے پوچھئے میں نے کہا ابھی ابھی آپ نے وعظ میں فرمایا کہ عمر کو رسول اللہ کے ساتھ وہی نسبت تھی جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ اگر رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے مگر افسوس ہے کہ نبوت تو درکنار رسول اللہ کے خلیفہ بھی نہ ہو سکے اور رات کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو گھسیٹ کر الگ کر دیئے گئے۔ اس پر انھوں نے ازراہ تالیف قلب

در جا پلوسی میری پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ تم کو انجم کا پرچہ مفت بھیجیں گے۔ میں نے کہا اسکی ضرورت نہیں اس کے بعد میں حسن پورہ واپس چلا آیا۔ دوسرے دن انھوں نے کچھ سوالات بھیجے اور کہا کہ اپنے یہاں کے علماء سے اس کا جواب لیکر روانہ کروں۔ میں نے دریافت کیا کہ اڈیٹر صاحب خود اگر ہوں تو میں خود جواب دوں مگر وہ اسطرح غائب ہو گئے جسطرح ..... کے سر سے سینگ یہ سوال روانہ کرتے ہی آپ سیوان چلے گئے اسکے بعد میں نے اڈیٹر صاحب کو خط لکھا کہ اگر آپ کہیں تو آپکے سوالات کے جواب روانہ کردوں۔ مگر انھوں نے سکوت اختیار کیا اور کوئی جواب نہیں دیا اب بھی اگر ممدوح طلب کریں تو میں فوراً ان سوالات کے جواب روانہ کردوں۔ اسکے بعد میں حسن پورہ ام۔ ای اسکول میں ایک عرصہ تک رہا پھر مظفرپور چلا آیا اور آجکل بھی یہیں ہوں۔ یہاں بھی ایک دفعہ ۸ نومبر ۱۹۲۹ء کو اڈیٹر انجم شاہ رحمت اللہ صاحب کے مدرسہ میں آئے ہوئے تھے۔ میرے چچا مولوی عبد الغنی صاحب نے جو اڈیٹر انجم کے قدیم حاشیہ بردار ہیں مجھ سے آکر کہا کہ تم کو اڈیٹر انجم سے مناظرہ کرنا ہوگا اسپر میں مدرسہ مذکورہ میں پہونچا دیکھتا کیا ہوں کہ اڈیٹر صاحب اور تین مولوی صاحبان جمع ہیں انمیں شاہ رحمت اللہ اور میرے چچا قابل ذکر ہیں انکے علاوہ اور بہت اہلسنت موجود تھے۔ اور شیعہ صرف ایک میں ہی تھا میں بغیر کسی ہراس کے یا علی کہہ کر مناظرہ کیلئے بیٹھ گیا اور یوں باتیں شروع ہوئیں۔

اڈیٹر انجم۔ تم نے شیعہ مذہب کیوں اختیار کیا اور شیعہ مذہب کی کون سی بات پسند آئی اور سنی مذہب کی کون سی بات ناپسند ہوئی۔ میں۔ شیعہ مذہب کی کل باتیں مجھے پسند آئیں اور سنی مذہب کی تمام باتیں ناپسند ہوئیں

اڈیٹر انجم۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ حضرت علی شیعہ تھے یا سنی؟ میں۔ اولاً تو شیعہ سنی کی اسوقت تفریق ہی تھی اور جس مطلب سے آپ کہتے ہیں اس کا پتہ آپکو کتاب مستطاب نہج البلاغہ سے پورا پورا ملیگا اور خاص کر خطبۂ شقشقیہ کو غور سے پڑھئے تو معلوم ہو جائیگا کہ حضرت علی کا مذہب کیا تھا۔ اتنا میں کہنے پایا تھا کہ انھوں نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ۔ میں نے کہا ادھر ادھر مت بھٹکیں پہلے اس کا جواب ٹھنڈے دل سے سن لیجئے۔ پھر دوسرا سوال کیجئے گا۔ اس کا بھی جواب دیا جائیگا۔ اس پر انھوں نے کہا کہ میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تو ناخواندہ نہیں ہوں بلکہ آپکا بلایا ہوا ہوں اس پر انھوں نے کہا کہ لڑکا بڑا بد تہذیب ہے۔ تب مولوی نعمت اللہ نے کہا کہ بس بحث ہو گئی۔ اب ضرورت نہیں اب جلسہ برخاست ہوا

شکوری دور ختم ہونے کے بعد میرے چچا اور مولوی نعمت اللہ مجھ پر ٹوٹ پڑے ان کا بھی میں نے مسکت جواب دیا۔

اب میرے چچا مولوی عبد الغنی صاحب نے یہ دیکھکر کہ میں اڈیٹر النجم کے دام تزویر میں نہ آسکا النجم ماہ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ میں ایک مضمون میرے متعلق حوالہ قلم کرکے اپنی دروغ گوئی و افترا پردازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے جسکی سُرخی "صوبہ بہار کا سفر" کے عنوان سے لکھی گئی ہے اس کے متعلق مجھے اپنے چچا صاحب سے دو تین باتیں دریافت طلب ہیں اوّلاً آپ لکھتے ہیں کہ "اس شیعہ ہوجانیکے اسباب کا علم نہ صرف مجھے بلکہ عام طور پر تمام اعزہ کو ہے"۔ اس کے بعد ہمارے شیعہ ہونے کو جن باتوں کیطرف منسوب کیا ہے اس سے انکے دروغ گوئی کا ملکہ صاف ظاہر ہوتا ہے اگر امام بخاری بھی زندہ ہوتے تو ممدوح کو اپنا استاد بناتے۔ اب اڈیٹر النجم ضرور اس فن میں انکو اپنا استاد بنائیں اور دنیائے سنن میں نیک اور گل کھلائیں آگے چلکر لکھتے ہیں "مدیر النجم کے سامنے اس تقریب سے پیش کیا گیا تھا کہ انکو کچھ شکوک پیدا ہوگئے ہیں زبانی تشفی کردیجئے"۔ یہ بات بھی سرتا پا غلط ہے۔ پھر لکھتے ہیں "ذرا بھی حق طلبی ہوتی تو مذہب شیعہ کی حقیقت اسپر کھل جاتی ہے مگر جس نے کوئی کام حق کیلئے نہیں خدا کیلئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد کیلئے کیا ہو اسکو اس قسم کی ہدایتیں کیا مفید ہوسکتی ہیں" اہلسنت کا یہ پرانا ہتھکنڈہ ہے کہ جب کوئی سنی شیعہ ہوجاتا ہے تو علمائے سنن مریدوں کو بھی کہکر تسکین دیتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں طمع میں شیعہ ہوگیا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو یہ مذہب کسطرح باقی ہی نہیں رہ سکتا۔ پھر یہ شعر لکھتے ہیں ؎

ہر کہ او در وے بہبود ندہشت ✻ دیدن روے نبی سود نداشت

اس کا جواب یہ ہے ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اسکے بعد پھر رقم زن ہیں "حضرت مولانا صاحب نے اس کو کچھ سوالات لکھوادیے تھے کہ علماء و مجتہدین شیعہ سے بذریعہ رسالہ اصلاح اس کا جواب طلب کرو اور جو کچھ جواب ملے اسکو میرے پاس بھیجو میں اس کا جواب النجم میں دوں گا پھر اس کا جواب

تم بذریعہ اصلاح طلب کرو اور پھر اس کا رد میں النجم میں شایع کرونگا۔ چار پانچ مرتبہ اصلاح جواب اور جواب الجواب ہونیسے تم پر حقیقت واضح ہو جائیگی۔ میں نے جب اڈیٹر النجم کو لکھا کہ اگر آپ کہیں تو آپ کے سوالات کے جواب روانہ کر دوں۔ لیکن اسپر انھوں نے ایسا ہی سکوت اختیار فرمایا جیسے ام المومنین نے جنگ جمل کی شکست کے بعد اختیار فرمایا تھا۔ اب باسی کڑھی میں پھر ابال آیا ہے۔ آپ کے مولانا تو نہیں مگر آپ انکی جواب کے طالب ہیں۔ اچھا گھبرایئے نہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلد جواب ملاحظہ فرمائیگا۔

چچا صاحب! یہ خالی نصیحت سے کام نہ چلیگا اگر کچھ حوصلہ ہے تو اپنے آقا و مولا اڈیٹر النجم کو ایکبار پھر بلایئے۔ اگر ابتک سیری نہیں ہوئی ہو تو بندہ اب بھی حاضر ہے باضابطہ رجسٹری ہو اور دوسرے مذہب کا کوئی حکم مقرر کیا جائے اور ایک بڑے پیمانہ پر مناظرہ ہو۔ لیکن ندامت آپ ہی کو ہوگی اس لئے کہ آپ کے آقا اڈیٹر النجم نے تو ہزیمت اُٹھائیں اپنے یہاں کے خلفاء کا بھی کان کاٹا ہے۔ خادم المومنین محمد سعید صدیقی ساکن موضع ہرماں رامپور کیتھو ضلع مظفرپور۔ حال مقامی برکوٹھی

اس۔ ڈی۔ او حسنا صدر مظفرپور

ایک بڑا ذریعہ آخرت | حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایاہے کہ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے لیکن اس زمانہ میں تعلیم دین حاصل کرنے کی صورتیں بہت دشوار ہو گیئں ہیں جس سے ہماری اکثر دیہاتی مذہب سے بیخبر ہوتی جارہی ہیں ایسی صورت میں مومنین کے تعلیم دین کا انتظام کرنے میں جس قدر خدا و رسول و ائمہ طاہرین کی خوشی ہوگی وہ بیان نہیں ہوسکتی۔ مدرسہ اسلامیہ کجھوا اس غرض کو عرصہ سے پوری کر رہا ہے۔ درجہ مولوی تک اسمیں تعلیم ہوتی ہے۔ گورنمنٹ سے معتدبہ ماہوار مدد ملتی ہے اور حصہ مومنین کجھوا کا چندہ مگر ابھی سو روپیہ ماہوار کی کمی ہے۔ کیا ہزارہا ناظرین اصلاح و ہمدردان دین سے صرف پچاس حضرات دو روپیہ ماہوار کا چندہ اس مدرسہ کیلئے مقرر کرکے خدا و رسول و ائمہ طاہرین کو شکرگزار کرینگے؟ کل خط وکتابت وارسال زر حسبِ ذیل پتہ سے ہو۔ سید مظہر الحسن سکریٹری مدرسہ اسلامیہ کجھوا ضلع سارن (بہار)